شرح دعائے قنوت

تحریر: حامد کمال الدین

3

وَتَوَلَّنِي فِيمَن تَوَلَّيتَ

"اور مجھے اپنا بنالے، ان (خوش نصیبوں) میں جنہیں تونے اپنا بنایا"

اس میں یہ سب معانی آتے ہیں: میرا سہارا بن۔ مجھے سنبھال۔ میرے سب امور اپنے ذمہ لے لے۔ مجھے رُلنے نہ دے۔ میرا پشتیبان بن۔ مجھے اپنوں میں شامل کر لے۔ اپنے گروہ کا بنالے۔ میرا دوست اور مددگار ہو جا۔ مجھے مقرّب کر لے۔

خوب جان لو: ولایت ایک وسیع لفظ ہے جس کے تحت قربت و نصرت کے ان گنت معانی آتے ہیں۔ اوپر جو کچھ بیان ہوا وہ سب اس کے اصل معنیٰ کو قریب کرنے کے لیے ہے۔ پورا مفہوم شاید اتنے لفظوں میں بھی ادا نہ ہوا ہو۔ شارح زاد المستقنع کہتے ہیں:

ولایت سے مقصود دو میں سے کوئی ایک امر ہوتا ہے:

- قرب اور اپنائیت۔ فُلانٌ يَلِيْكَ کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ تمہارے قریب ہے یا تمہارا قریبی

ہے۔

- جتھہ ہونا۔ جس میں مدد گار ہونا، پشتیبان ہونا، عنایت، حفاظت اور سنبھالنے ایسے معانی آتے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:

شرع کے الفاظ میں وارد ولایت دو قسم پر ہے:

- ولایتِ عامہ۔ یہ تمام مخلوق کو حاصل ہے۔ اس معنیٰ میں اللہ سب کا ولی اور مولیٰ ہے۔ ابن عثیمین کہتے ہیں: یہ آیت اِسی معنیٰ پر ہے: ثُمَّ رُدُّواْ إِلَى اللّهِ مَوْلاَهُمُ الْحَقِّ أَلاَ لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ (الأنعام: 26) "پھر (یہ سب) لوٹائے جاتے اللہ ان کے مولائے حقیقی کی طرف۔ خبر دار فیصلے کا سب اختیار ایک اُسی کا۔ اور وہ سب سے تیز ہے حساب کرنے میں"۔

- ولایتِ خاصہ: یہ صرف مومنوں کو حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا: اللّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ "اللہ ولی ہے مومنوں کا، نکال لاتا ہے ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف"۔ یہ ہے وہ ولایت جس کا تم قنوت کے اندر سوال کرتے ہو۔ کہ خدا تمہیں اپنوں میں شمار کرلے اور تمہارے معاملات کو اُس طرح سے اپنے ہاتھ میں لے لے جس طرح وہ

اپنے خاص بندوں کے معاملات کو لیتا ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: کسی وقت ہم ایک تیسری ولایت بھی بیان کرتے ہیں، اور وہ ہے:

- ولایتِ خاصۃ الخاصۃ: یعنی یہ خدا کی وہ نصرت اور عنایت ہے جو اہل ایمان میں سے بھی خدا کے ان خاص الخاص بندوں کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے اعمال کے ذریعے اس کے بہت قریب ہو جاتے ہیں اور گناہوں سے بے حد دور رہتے ہیں۔ ان کو ہم خصوصی طور پر اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

تو اَب اندازہ کرلو تم خدا سے کیسی عظیم شے ء مانگ رہے ہو۔ خدا کی ولایت مل جائے تو سوچو پیچھے کیا رہ گیا۔ اور اگر یہ نہ ملے تو کیسے بے سہارا ہو۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے بعد آدمی ہفت اقلیم سے بے نیاز ہو جاتا اور پورے جہان سے بھڑ جاتا ہے۔ جس کا خدا ہو اس کو بھلا کیا کمی! یہ تھی وہ چیز جو اُحُد کے میدان میں ابوسفیان کی جے "لَنَا عُزّیٰ وَلَا عُزّیٰ لَکُم" کے مقابلے پر بول اٹھی تھی: "اللهُ **مَولانا** وَلَا **مَولیٰ لَکُم**"۔ اور پھر چند سال نہ گزرے کہ اس مولیٰ کے لشکر صرف جزیرۂ عرب نہیں بلکہ ایشیا اور افریقہ لے لینے کے بعد یورپ پر چڑھائی کر رہے تھے! اور جو آخرت میں خدا کے ان اولیاء کے استقبال ہونے والے ہیں وہ تو رشکِ خلائق ہوں گے! یعنی دنیا بھی اور آخرت بھی۔ خدا کی ولایت مانگنے سے بڑھ کر پُر لطف چیز فی الحقیقت کوئی نہ ہو گی!